ترجمہ محمد اسحاق

مصری عورت کی رفتارِ ترقی

عربی رسالہ "اضوا" سے ترجمہ کیا گیا جو مصری حکومت کی طرف سے پیرس سے شائع ہوتا ہے۔

تحریکِ آزادیٔ نسواں کی ابتداء

مصری عورت کے اجتماعی زندگی میں داخل ہونے کی ابتدار ۱۹۱۹ء سے ہوتی ہے جب کہ اس نے تحریک آزادی کے قائد قاسم امین کی دعوت پر لبیک کہا۔ اس سے قبل شیخ جمال الدین افغانی اور مفتی محمد عبدہٗ ایسے بلندپایہ مفکر بھی ناقوسِ حریت بجا چکے تھے۔ ۱۹۱۹ء میں ہی مشہور مصری خاتون ہدیٰ شعرادی نے پردہ ترک کیا اور ان عورتوں کی قیادت کی جو پردہ ترک کر چکی تھیں۔ تاکہ ان کا وجود مستقل حیثیت سے نمایاں ہو اور یہ بات واضح ہو جائے کہ عورتوں میں عمل وحرکت کی کتنی تخلیقی صلاحیتیں پائی جاتی ہیں۔

مصری لڑکیاں یونیورسٹی میں

۱۹۲۰ء میں مصر کی نوجوان لڑکیوں کی پہلی کھیپ نے یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور اسی زمانہ سے عملاً انھوں نے اپنی اجتماعی زندگی کے سفر کا باقاعدہ آغاز کیا۔ اس زمانہ میں وہ مختلف اجتماعی اور انفرادی صورتوں سے آگے بڑھیں۔ کسی حد تک وہ صنعت وحرفت اور تجارت کے میدان میں بھی قدم زن ہوئیں۔ آج کے دور کی نسبت اگرچہ ان کی کوششوں کا دائرہ محدود تھا اور اس سے کوئی بہت بڑا نتیجہ نہ نکل سکتا تھا، تاہم اس زمانہ میں یہی غنیمت تھا۔

۱۹۵۲ء سے ۱۹۶۲ء تک

اگر کسی ملک کی ترقی کا اندازہ اس کے تعلیمی ارتقاء سے کیا جا سکتا ہے تو مصری عورت اس میں بہت آگے نکل گئی ہے۔ چنانچہ ۱۹۵۲ء سے ۱۹۶۲ء تک اس نے تعلیمی میدان میں ترقی کی جو منزلیں طے کی ہیں ذیل کے نقشہ سے اس کی پوری طرح وضاحت ہو جاتی ہے، اور وہ نقشہ یہ ہے،

تعلیمی کیفیت	۱۹۵۲ء	۱۹۶۲ء
یونیورسٹیوں میں	۶۱۲۰	۲۹۱۱۴
کالجوں میں	۱۲۹۰۲	۳۵۷۳۷
درمیانی درجوں میں	۲۲۴۰۲	۶۶۶۸۳
ابتدائی مدارس میں	۵۲۶۱۱۰	۹۹۷۲۶۶
فنی تعلیم	۳۱۴۸	۷۲۷۸
معلمات	۱۰۵۶	۲۰۹۶۵

یہ نقشہ اس امر کی عکاسی کرتا ہے کہ تعلیم نسواں کے تناسب میں کتنا زبردست اضافہ ہوا ہے اور عورت کے سامنے عمل وسعی کے کتنے نئے دروازے کھلے ہیں۔ تعلیم نے اسے بہترین امور عطا کیے ہیں۔ اس کے لیے کئی نئے باب وا کر دیے ہیں اور جد وجہد کی ایسی جدید راہیں اجاگر کر دی ہیں جو اس سے پہلے ان کے علم میں کبھی نہ آئی تھیں۔ یہ راہیں دور تک پھیلتی چلی گئی ہیں۔

عوامی خدمت کے سلسلہ میں اس سے پیشتر عورت کے سامنے کوئی واضح تصور نہ تھا۔ اب وہ ڈاکٹر ہیں، انجینئر ہیں، پروفیسر ہیں۔ وکیل ہیں صحافی ہیں۔ علاوہ ازیں ان کی صفوں سے نئی نئی قیادتیں ابھریں اور ایسی انقلاب آفریں عورتیں میدان عمل میں اتریں جو انھیں مزید حقوق دلانے کے لیے کوشاں ہوئیں۔ ان کا نعرہ یہ ہے کہ عورت کو ان مراعات وحقوق سے

نوازا جائے جو ملک کے دوسرے طبقہ یعنی مرد کو حاصل ہیں۔

۱۹۵۶ء کا دستور

استعماری طاقتوں نے جو امور اپنے ورثہ میں چھوڑے تھے ان سے گلو خلاصی کی جدوجہد کے پہلو بہ پہلو آزادیٔ نسواں کی تحریک بھی جاری رہی۔ تاآنکہ ۱۹۵۶ء کا دستور نافذ ہوا جس کی رو سے مصر کی سیاسی تاریخ میں پہلی مرتبہ مصری عورت کو انتخاب اور رائے دہندگی کا حق عطا کیا گیا۔ اس سے اگلے سال پارلیمنٹ کے انتخاب میں ایک عورت کامیاب ہوئی اور اس تحریک کے بعد ۱۹۵۷ء کی پہلی مجلس منتخبہ میں دو نمائندہ عورتیں شامل ہوئیں۔

عمل و حرکت کے مختلف میدان

متحدہ عرب جمہوریہ کے بارھویں سال مختلف شعبوں میں کام کرنے والی عورتوں کی تعداد ۶۱۲۰۰،۷۰ تھی۔ ان کی سب سے بڑی اکثریت زراعت کے شعبہ میں مصروف کار ہے جس کی تعداد ۲۷۰۰،۶۰۲ تک پہنچ گئی ہے۔ اس کے بعد دوسرے محکموں میں خدمات انجام دینے والی مستورات کا نمبر آتا ہے۔ ان کی گنتی ۲۴۰۰،۴۶ تک چلی گئی ہے۔ پھر تجارت کا سلسلہ شروع ہوتا ہے جس میں ۳۷،۶۴۴ عورتیں اپنے فرائض ادا کرنے میں مصروف ہیں۔ امور صنعت میں ۲۴،۵۲۶ عورتیں محو تگ و تاز ہیں۔

یہ اعداد و شمار ان عورتوں کے علاوہ ہیں جو بلا اجرت اپنے ذاتی کھیتوں میں زراعت و کاشت کی مہم سر انجام دے رہی ہیں۔ وہ متعدد بڑے بڑے حصوں میں منقسم ہیں۔ ان میں وہ بھی ہیں جو زیادہ سے زیادہ پیداوار بڑھانے کے لیے ساعی ہیں۔ انھیں اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ اقتصادی پہلو کو مضبوط کرنے کے لیے مرد کیا کر رہے ہیں۔ یہ حقیقت ہے، ان کی کارکردگی بسا اوقات مردوں کی کارکردگی سے بڑھ جاتی ہے۔

مصری اور یورپی عورت میں فرق

عورت کے ہمہ گیر پیمانے پر میدانِ کار میں اترنے کے سلسلہ میں ملکی قوانین اس کے

سب سے بڑے معاون ہیں۔ وہ عورت کو اس بات کی ضمانت دیتے ہیں کہ گھر کے اندر اور گھر سے باہر دوہرا کام کرنے کی صورت میں اسے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ نیز کارخانہ دار اس سے ظلماً و جبراً اس کی طاقت سے زیادہ کام نہ لے سکیں گے۔

یورپ میں انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں عورت نے تنگدستی و افلاس اور اقتصادی ضروریات کی بھرمار سے مجبور ہو کر کارخانوں اور فیکٹریوں میں کام کرنا شروع کیا تھا۔ لیکن اس باب میں مصری عورت کا معاملہ بالکل جداگانہ نوعیت کا ہے۔ وہ انقلابِ حکومت کے معاً بعد جو سرگرم عمل و حرکت ہوئی تو اس کے دو بنیادی وجوہ ہیں۔

ایک یہ کہ اس کے اندر یہ احساس ابھرے کہ فکر و نظر کے اعتبار سے مرد اور عورت کے درمیان کوئی حدِ فاصل نہیں ہے۔ کامل مساوات کارفرما ہے اور انقلاب کا اساسی مقصد یہی تھا۔

دوسرے یہ کہ معاشرہ میں مرد اور عورت دونوں طبقے اجتماعی طور پر اپنی ہمت و طاقت کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو سرانجام دیں۔ اسی لیے انقلابی حکومت نے کام کرنے والی عورت کو اس کے حقوق کے تحفظ کی پوری ضمانت دی۔ اس کی زیادہ سے زیادہ معاونت کی اور کام کی تمام سہولتیں بہم پہنچائیں۔

۱۹۳۳ء کا قانون اور ۱۹۵۹ء کا قانون

۱۹۳۳ء سے قانون تجارت و صنعت کی دفعہ ۸۰ کے مقابلہ میں اب عورت کو بہت ہی آسانیاں اور مراعات حاصل ہیں۔ اس قانون کی رو سے اس کو روزانہ متواتر نو گھنٹے کام کرنا پڑتا تھا اور وضع حمل کے اہم معاملہ میں بھی وہ پندرہ دن سے زیادہ چھٹیاں نہیں لے سکتی تھی۔ اس قانون میں یہ بھی صراحت نہیں تھی کہ کارخانہ دار مزدور عورت کو بچوں کی تربیت و حضانت کی بھی ضمانت دیں گے۔ وہ قانون مرد اور

عورت کو ایک سی اجرت دینے کے باب میں بھی خاموش تھا۔ لیکن اس سلسلہ کا وہ قانون جو ۱۹۵۹ء میں نافذ کیا گیا ہے اس کی دفعہ ۹۱ میں اس قسم کی تمام صراحتیں موجود ہیں۔ وہ مزدور عورت کی پوری کفالت کرتا ہے اور وہ تمام مراعات دیتا ہے جن سے وہ اس سے پہلے محروم تھی۔

قانون کی رو سے مزدور عورت کو بلا کسی امتیاز و استثنا کے عملاً وہ تمام رعایتیں دی گئی ہیں جو مزدور مرد کو دی گئی ہیں۔ اسے کام میں مرد کے برابر ٹھہرایا گیا ہے۔ مزدوری اور رخصتوں میں بھی اسے مساوی حق حاصل ہے۔ اسے طبی مراعات بھی دی گئی ہیں۔ کام کے اوقات بھی مقرر کر دیے گئے ہیں۔ مزدور عورتوں کی انجمنوں کی تشکیل کی بھی اجازت دی گئی ہے۔ عورت کو یہ بھی حق حاصل ہے کہ شادی اور پہلے بچے کی پیدائش کے موقعے پر کام کو ترک کر دے اور با تنخواہ رخصت لے۔

نصف وقت گھر میں اور نصف وقت کام پر

عورت کی بوقلموں ذمہ داریوں اور ان مجبوریوں کے پیش نظر جن سے وہ زندگی میں دوچار ہوتی ہے، حکومت نے دفاتر اور کارخانوں میں کام کرنے والے طبقہ نسواں کو اس قسم کی سہولتیں بہم پہنچائی ہیں کہ وہ اپنے خانگی معاملات کو بھی بطریق احسن انجام دے سکے۔ چنانچہ متاہل عورتوں کی آسانی کے لیے یہ قانون بنایا گیا ہے کہ نصف وقت نصف اجرت پر کام کریں۔ یہ اس لیے کہ وہ باقی نصف وقت گھریلو معاملات کو سلجھانے اور اولاد کی تربیت و پرداخت پر صرف کریں۔ اس سے ان کی معاشی اور منصبی حالت پر بھی برا اثر نہیں پڑے گا۔ اگر اس قانون کا نفاذ نہ ہوتا تو خطرہ تھا کہ کام کرنے والی عورتوں کی اکثریت پریشانی اور اضطراب کا شکار ہو جاتی اور اپنی خانگی زندگی کی گوناگوں الجھنوں کی بنا پر دفتروں اور کارخانوں میں کام کرنا چھوڑ دیتی۔

پارلیمنٹ اور وزارت میں

مصری عورت نے گذشتہ تیرہ سال کے عرصہ میں بہت سے حقوق حاصل کر لیے ہیں یہ حقوق اس نے یا تو مسلسل سیاسی جد وجہد سے حاصل کیے ہیں یا قانونی ذریعے سے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ۱۹۵۷ء کی پارلیمنٹ میں جہاں دو عورتوں نے نمائندگی حاصل کی تھی۔ اب ۱۹۶۲ء کی دوسری پارلیمنٹ میں ان کی تعداد سات تک پہنچ گئی ہے۔ ۱۹۶۲ء میں مشہور خاتون ڈاکٹر ابوزید کو کابینہ میں شامل کیا گیا، اور معاشرتی امور کی وزارت ان کے سپرد کی گئی۔ اس وزارت سے انکی کوششوں کا دائرہ بہت وسیع ہو گیا جو عورتیں عملی دوڑ میں پیچھے تھیں وہ ان کی بھاری تعداد کو آگے لائیں گی۔ اور اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ عرب خواتین نے پچھلے دس سال سے عملاً اپنی تنظیم کی جو مساعی شروع کر رکھی ہیں ان میں طاقت پیدا ہو گی۔

مصری عورت آج ترقی و تقدم کے جن ظروف و مراحل سے گذر رہی ہے وہ اس کی کامل معاشرتی ترقی کے غماز ہیں اور ان کا رخ مرد اور عورت کے باہم اشتراک کی جانب ہے۔ چونکہ اس کا اصل ہدف یہ ہے کہ مرد اور عورت کا اشتراک عمل میں آئے اور ملکی امور کی انجام دہی میں وہ ایک دوسرے سے تعاون کریں اس لیے ملک کی تمام جماعتوں اور تنظیموں نے پوری طاقت اور اجتماعی قوت سے اس کا مطالبہ کیا۔

۲۳ر جولائی ۱۹۵۲ء کے انقلاب سے پہلے عورت کے جد وجہد کی دنیا میں آنے کی راہ میں کئی قسم کی دشواریاں حائل تھیں۔ ایک بڑی دشواری یہ تھی کہ حکومت کے اہتمام میں فنی سکولوں کی تعداد بہت محدود تھی۔ اب ان دشواریوں پر قابو پا لیا گیا ہے اور یہ رکاوٹیں ختم ہو گئی ہیں۔

دنیا میں عورت کی جد وجہد کا تناسب

اس وقت پوری دنیا میں عورتوں کا تیسرا حصہ کارخانوں اور دفتروں میں کام

کرتا ہے اور اس تعداد میں متواتر اضافہ ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ بعض ملکوں میں یہ اعداد و شمار نصف تک پہنچ گئے ہیں۔ مصر میں عورتوں کی کل تعداد کا صرف آٹھواں حصہ کام کرتا ہے اور اس کے دائرۂ کار کو بڑھانے اور اس کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں آگے لانے کی مساعی جاری ہیں۔ یہاں چھ ملین یعنی ساٹھ لاکھ عورتیں خالص گرہستی ہیں۔ وہ تعطل کا شکار ہیں۔ وہ یہ نہیں جانتی ہیں کہ کس طرح اپنی طاقت کو موثر اور فعال بنائیں۔ یہ بہت بڑی تعداد ہے جو محض بے کاری کی زندگی بسر کر رہی ہے۔ اور کام کرنے والی خواتین کے مقابلہ میں ملک کے میزانیہ پر ان کا وجود سراسر بوجھ ہے۔ اس قسم کی عورتوں کی ملک میں اکثریت ہے بالخصوص ریف میں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان کی نہ کوئی تنظیم ہے اور نہ کوئی ایسا قانون ہے جو ان کی حمایت کرے اور ان کے احترام و اکرام کا ذمہ دار ہو۔ اس لیے یہ ہمیشہ مختلف قسم کے ظلم و ستم کا شکار رہیں۔ طلاق کی حالت ہو، اقتصادی و معاشی معاملات ہوں، کوئی اور خانگی سلسلے ہوں، کچھ بھی ہو کوئی طاقت ان کی معاون نہیں اور یہ مشکلات میں گھری ہوئی ہیں۔

ہماری طرح ان مشکل مسائل کو اشتراکی حکومتوں نے بھی ہدف توجہ ٹھہرایا تاکہ عورت اپنے مستقبل کی مضبوط عمارت تعمیر کرنے کے قابل ہو سکے اور اپنی تمام کوششیں اس کے لیے وقف کر دے۔

آئندہ ارادے

یہ مسئلہ ہمیشہ ہمارے سامنے رہا کہ وسیع پیمانے پر عورتوں کی ایک مضبوط تنظیم مصر میں وجود میں آجائے، جس سے حتی الامکان عورتوں کی یہ عظیم پسماندہ تعداد منسلک ہو جائے تاکہ آہستہ آہستہ یہ ایک فعال اور موثر قوت بن سکیں۔ نیز ہمارا زاویہ نظر یہ رہا ہے کہ نصف ملین یعنی پانچ لاکھ خواتین کا یہ اشتراک و اتحاد ایک مفید اور کارآمد اتحاد ثابت ہو، تاکہ عورتیں ہر مسئلہ میں ایک دوسرے کی شریک و سہیم بنیں اور کسی کی احتیاج کے بغیر

بجائے خود ایک فعّال عنصر بن سکیں ۔ اس لیے ضروری ہے کہ یہ معاشرتی اتحاد کی بنیادی قدروں کو سمجھیں اور یہ بات اس وقت تک ممکن نہ تھی جب تک کہ ایسا قانون نہ بنایا جاتا جو افراد کے حقوق کا محافظ ہوتا اور عورت سے انسانی حقوق اور اس کے احترام و اکرام کی ذمہ داریوں کو اٹھاتا ۔

پورا وقت اور پوری اجرت

اب قانون کی ۱۹ نمبر کی شق نے کارکنوں کے تحفظ کی ضمانت دے دی ہے ، اور کارکن عورتوں اور ان کے بچوں کی پرورش کا اجتماعی انتظام کر دیا ہے ۔ اس قانون کی تنفیذ عورتوں کے لیے نہایت ہی مفید ہے اس سے ان کے بچوں کی حفاظت وصیانت وسیع اور منظم طریقے سے ہو سکے گی اور اسے کسی معاملہ میں کوئی دشواری پیش نہ آئے گی ۔ اس قانون کی رو سے نصف وقت ، نصف اجرت پر کام کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی بلکہ وہ پورا وقت پوری اجرت پر کام کریں گی ، کیونکہ ان کے بچوں کی حفاظت کا انتظام کر دیا گیا ہے ۔

نئی تنظیم کی ضرورت

سیاسی میدان میں مصری عورت کی یہ حیثیت ہے کہ وہ کوئی بیس کمیٹیوں میں شریک ہے ۔ پارلیمنٹ میں اور انسانی حقوق کی محافظ مجلسوں میں ۔ وہ شہری اور دیہاتی حلقوں کی طرف سے باقاعدہ انتخاب یا نامزدگی کے ساتھ آتی ہیں ۔ تاہم ابھی ان میں اکثریت ان عورتوں کی ہے جو سیاسیات سے دور اور الگ تھلگ ہیں ۔ اس پوزیشن کو بھی جلد ہی ختم کر دیا جائے گا اور اس کی صورت یہ ہے کہ ایک ایسی تنظیم قائم کی جائے جس سے تمام عورتیں وابستہ ہو جائیں ۔